82326 - چھوٹی عمر میں فوت شدہ نمازوں کی قضاء کر لی اور وہ مسلسل قضاء کرنا چاہتی ہے

سوال

میری والدہ نے بچپن میں کچھ برس نمازیں ادا نہیں کی تھیں، اور جب ایك عالم دین سے سنا كہ فوت شدہ نمازوں كی قضاء ضروری ہے تو وہ اس پر نادم ہوئیں اور توبہ كرتے ہوئے اللہ تعالی كے ساتھ عہد كیا كہ وہ جب تك زندہ ہیں فوت شدہ نمازوں كی قضاء كرتی رہینگی، اور بالفعل اپنا وعدہ نبھایا اور جتنے برس نماز ادا نہیں كی تھی اس كی قضاء كی، لیكن وہ ہمیں یہ كہتی ہیں كہ میرے ذمہ نمازوں كی قضاء كرتے رہنا لازم ہیں، كیونكہ جب میں نے اپنے رب سے عہد كیا تھا تو یہ كہا تھا جب میں زندہ رہونگی، اور میں زندہ ہوں حالانكہ وہ فرائض ادا كرتی ہیں نہ كہ نوافل، اور انہیں علم بھی ہے كہ انہوں نے فوت شدہ نمازوں كی قضاء مكمل كر لی ہے، كیا ان كا یہ عمل صحیح ہے ؟
اور كیا اسے نذر شمار كیا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جمہور فقہاء كرام كا كہنا ہے كہ جس نے بھی بلوغت كے بعد كچھ مدت نمازیں ترك كی ہوں اس كے ذمہ ترك كردہ نمازوں كی قضاء لازم ہے، اور اگر اسے نمازوں كی تعداد كا علم نہ ہو تو وہ ظن غالب كے مطابق نمازوں كی قضاء كرے.

یہ جاننا ضروری ہے كہ اس نے جو نمازیں بلوغت سے قبل ترك كی تھی اس كے ذمہ ان كی قضاء نہیں، كیونكہ اس وقت تو وہ مكلف ہی نہ تھی.

اور بعض اہل علم كا كہنا ہے كہ: جس نے عمدا نمازیں ادا نہ كی ہوں اس كے ذمہ قضاء نہیں، بلكہ اس كے ذمہ اس سے توبہ كرنا اور مستقبل میں بہتر عمل كرنے كا عہد كرنا لازم ہے.

مزید تفصیل دیكھنے كے لیے آپ سوال نمبر (7969) اور (72216) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كریں.

بہر حال آپ كی والدہ كی حق میں مشروع یہ ہے كہ وہ كثرت سے توبہ و استغفار كریں، اور نوافل ادا كرتی رہیں، تا كہ یہ امید كی جا سكے كہ اللہ تعالی ان كی توبہ قبول كرلے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور یقینا بلا شبہ میں اسے بخش دینے والا ہوں جو توبہ کرتا ہے، اور ایمان لے آتا ہے، اور اعمال صالحہ کر کے ہدایت اختیار کرتا ہے طہ (82).

اور آپ کی والدہ کا یہ کہنا کہ: میں نے اپنے رب سے عہد کیا تھا کہ جب تك زندہ رہونگی فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرتی رہونگی:

یہ اس بات کی نذر ہے کہ وہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرینگی، اور وہ یہ کام کر چکی ہیں، اور انہوں نے اپنی نذر پوری کر لی ہے، اس لیے ان کے لیے نمازوں کی قضاء مسلسل کرنی لازم نہیں، کیونکہ وہ بالفعل مکمل کر چکی ہیں کیونکہ نماز کی قضاء صرف ایك بار ہوتی ہے.

اور ان کا یہ کہنا: جب تك زندہ رہونگی: ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اس عبارت کا معنی یہ ہے کہ جب تك وہ زندہ رہینگی اپنی نذر پوری کرینگی، اور بیماری یا کسی اور شغل کی بنا پر نماز ترك نہیں کرینگی.

اور اگر وہ نماز کی ادائیگی جاری رکھنا چاہیں تو یہ بہتر عمل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رغبت دلاتے ہوئے فرمایا ہے:

" نماز بہترین موضوع ہے، جو بھی کثرت سے ادا کر سکتا ہے وہ کثرت سے ادا کرے "

اسے طبرانی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3870) میں ذکر کیا ہے.

لیکن اس میں ان کی نیت نفلی نماز کی ہو گی نا کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء کی نیت.

واللہ اعلم .